ایاتہا ٦٩ سُورَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ مَکِّیَّۃٌ ٢٩ رکوعاتہا ٧

امام ابن ضریس، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے ''دلائل'' میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ سورۂ عنکبوت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ (1)

امام ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ سورۂ عنکبوت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

امام دارقطنی نے سنن میں حضرت عائشہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کسوف اور نماز خسوف میں چار رکوعوں اور چار سجدوں والی نماز پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ عنکبوت یا سورۃ الروم اور دوسری میں سورۂ یٰس پڑھتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

الٓمّٓ ۚ ﴿١﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ﴿٢﴾ وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ لَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ ﴿٣﴾

''الف، لام، میم، کیا لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ انہیں صرف اتنی بات پر چھوڑ دیا جائے گا کہ وہ کہیں ہم ایمان لے آئے اور انہیں آزمایا نہیں جائے گا۔ اور بیشک ہم نے آزمایا تھا ان لوگوں کو جو ان سے پہلے گزرے پس اللہ تعالیٰ ضرور دیکھے گا جو (دعوائے ایمان میں) سچے تھے اور ضرور دیکھے گا (ایمان کے) جھوٹے (دعویداروں) کو''۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: یہ آیات ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئیں جو مکہ مکرمہ میں رہتے تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ مدینہ طیبہ میں رہنے والے رسول اللہ کے صحابہ نے انہیں خط لکھا، ان کا اقرار اور اسلام قبول نہ کیا جائے گا یہاں تک کہ تم ہجرت نہ کرو۔ وہ مدینہ طیبہ کے ارادہ سے مکہ مکرمہ سے نکلے۔ مشرکین نے ان کا پیچھا کیا اور انہیں واپس لے گئے۔ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ صحابہ نے ان کے بارے میں یہ خط لکھا کہ تمہارے بارے میں یہ یہ آیت نازل ہوئی۔ تو مکہ مکرمہ میں رہنے والے صحابہ نے کہا ہم مکہ مکرمہ سے نکلیں گے۔ اگر کسی نے ہمارا پیچھا کیا تو ہم اس سے جنگ کریں گے۔ وہ صحابہ نکلے۔ مشرکوں نے ان کا پیچھا کیا۔ مسلمانوں نے ان سے جنگ کی۔ ان میں سے کچھ شہید ہو گئے اور کچھ نجات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَ صَبَرُوْۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿١١٠﴾ (النحل) (2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیات مکہ مکرمہ کے جن لوگوں کے بارے

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، باب ذکر السور التی نزلت بمکۃ، جلد 7، صفحہ 143، دار الکتب العلمیہ بیروت، عن عکرمہ وحسن ابی حسن

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 20، صفحہ 150، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

میں نازل ہوئیں جو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتے تھے۔ مشرک ان کے سامنے آگئے تو وہ لوٹ گئے۔ ان کے بھائیوں نے ان کی طرف وہ آیات لکھ کر بھیجیں جو ان کے بارے میں نازل ہوئی تھیں۔ وہ پھر نکلے ان میں سے کچھ شہید ہو گئے اور کچھ بچ نکلے۔ تو قرآن حکیم نازل ہوا وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت: 69)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: یہ آیات ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئیں جنہیں مشرکوں نے مکہ مکرمہ کی طرف واپس بھیج دیا تھا۔ یہ دس آیات مدنی ہیں باقی آیات مکی ہیں۔(1)

امام ابن سعد، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیات عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جنہیں اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے عذاب دیا جاتا تھا۔(2)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمیر رحمہ اللہ اور دوسرے لوگوں سے سنا کہ ابوجہل لعنۃ اللہ علیہ حضرت عمار بن یاسر اور ان کی ماں کو عذاب دیا کرتا تھا۔ وہ موسم گرما کے دنوں میں عمار بن یاسر کو لوہے کی بنی قمیص پہناتا اور اس کی ماں کی پیٹ میں نیزہ مارا۔ اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

امام فریابی، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ ان کے اموال اور جانوں میں آزمایا نہیں جائے گا جبکہ ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو آزمایا ہے۔(3)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے لَا يُفْتَنُوْنَ کا معنی یہ نقل کیا ہے کہ کیا انہیں نہیں آزمایا جائے گا۔ جبکہ ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو آزمایا۔ اللہ تعالیٰ ضرور جھوٹے سے سچ، نافرمان سے اطاعت کرنے والے کو جانے گا جبکہ یہ بات کہی جاتی تھی کہ مومن مومصیبت سے پرکھا جاتا ہے جیسے سونے کو آگ سے پرکھا جاتا ہے۔ یہ بات کہی جاتی تھی فتنہ کی مثال کھوٹے درہم جیسی ہے جسے اندھا لے لیتا ہے اور بینا اسے دیکھ لیتا ہے یعنی اسے رد کر دیتا ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ یوں قرأت کرتے فَلَيُعْلِمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيُعْلِمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ کہ لوگوں کو آگاہ کرے گا۔

امام ابن مردویہ اور ابونعیم رحمہما اللہ نے حلیہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی کو اس کی امت کی طرف مبعوث کرتا وہ دنیا میں اپنی مدت تک ان کے پاس رہتا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی روح کو قبض کر لیتا۔ اس کے بعد اس کی امت کہتی یا ان میں سے جس سے اللہ تعالیٰ چاہتا، ہم نبی کے راستہ پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان میں آزمائش نازل فرماتا تو جو آدمی اپنے دعویٰ پر قائم رہتا وہ سچا ہوتا اور جو اس کی مخالفت کرتا وہ جھوٹا ہوتا۔

امام ابن ماجہ اور ابن مردویہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ سب سے پہلے جس نے اسلام کو ظاہر کیا وہ سات افراد تھے۔ رسول اللہ، حضرت ابوبکر، حضرت سمیہ، عمار کی ماں، حضرت عمار، حضرت صہیب، حضرت بلال اور حضرت مقداد۔ جہاں تک رسول اللہ ﷺ کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کے چچا کے واسطہ سے آپ کی حفاظت کی، جہاں

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 20، صفحہ 155، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 20، صفحہ 150 3۔ ایضاً، جلد 20، صفحہ 149،51

marfat.com

Marfat.com

تک حضرت ابو بکر صدیق کا معاملہ ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کے ذریعے آپ کی حفاظت فرمائی۔ باقی افراد کو مشرکوں نے پکڑ لیا، انہیں لوہے کی زریں پہنا دیں۔ اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ان کے نفس ان پر حقیر ہو گئے اور یہ لوگ اپنی قوم پر بھی حقیر تھے۔ وہ اسے پکڑتے، بچوں کو دیتے، وہ اسے مکہ کی گلیوں میں گھماتے پھراتے رہتے جبکہ وہ کہتا احد، احد۔ (1) واللہ تعالیٰ اعلم۔

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّاٰتِ أَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۭ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ④

"کیا خیال کر رکھا ہے انہوں نے جو کر رہے ہیں برے کرتوت کہ وہ ہم سے آگے نکل جائیں گے۔ بڑا غلط فیصلہ ہے جو وہ کر رہے ہیں۔"

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ السَّيِّاٰتِ سے مراد شرک ہے۔ (2)

امام فریابی، ابن ابی شیبہ، عبد حمید، ابن جریر اور ابن ابی منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اَنْ يَّسْبِقُوْنَا کا یہ معنی کیا ہے کہ وہ ہمیں عاجز کر دے۔ (3)

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ۭ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ⑤ وَ مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ⑥ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑦

"جو شخص امید رکھتا ہے اللہ تعالیٰ سے ملنے کی تو (وہ سن لے) کہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا وقت ضرور آنے والا ہے اور وہی ہر بات سننے والا، ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ اور جو شخص کوشش کرتا ہے (حق کو سر بلند کرنے کی) تو وہ اپنے فائدہ کے لیے ہی کوشاں ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ غنی ہے تمام کائنات سے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے تو ہم دور کر دیں گے ان سے ان کی برائیوں (کی نحوست) کو اور ہم انہیں بہت عمدہ بدلہ دیں گے ان (اعمال حسنہ) کا جو وہ کیا کرتے تھے۔"

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ کا معنی یہ ہے جو دوبارہ اٹھائے جانے سے ڈرتا ہے۔

وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۭ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۭ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑧ وَ

1۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، مقدمہ، جلد 1، صفحہ 101 (150)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 20، صفحہ 151، دار احیاء التراث العربی بیروت 3۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝۹

''اور ہم نے حکم دیا انسان کو کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور اگر وہ یہ کوشش کریں تیرے ساتھ کہ تو شریک بنائے کسی کو میرا جس کے متعلق تجھے کوئی علم نہیں تو (اس بات میں) ان کی اطاعت نہ کر۔ میری طرف ہی تمہیں لوٹنا ہے۔ پھر میں آگاہ کروں گا تمہیں ان اعمال سے جو تم کیا کرتے تھے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال بھی کیے تو ہم ضرور شامل کریں گے انہیں نیکوں (کے زمرہ) میں''۔

امام ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میری ماں نے کہا میں اس وقت تک نہ کھانا کھاؤں گی اور نہ پانی پیوں گی یہاں تک کہ تو حضرت محمد ﷺ کا انکار کرے گا۔ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا یہاں تک کہ لوگ ڈنڈے سے اس کا منہ بھرنے لگے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیت حضرت سعد کے حق میں نازل ہوئی۔ جب آپ نے ہجرت کی تو اس کی والدہ نے کہا اللہ کی قسم! مجھے کوئی چیز سایہ نہیں کرے گی یہاں تک کہ وہ لوٹ آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں یہ آیت نازل کی کہ ان دونوں (والدین) کے ساتھ حسن سلوک کرے اور شرک کے معاملہ میں ان کی اطاعت نہ کرے۔(1)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝۱۱

''اور بعض لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے اللہ تعالیٰ پر۔ پھر جب ستایا جائے اسے راہ خدا میں تو بنا لیتا ہے لوگوں کی آزمائش کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے برابر اور اگر آجائے نصرت آپ کے رب کی طرف سے تو وہ کہنے لگتے ہیں ہم تو تمہارے ساتھ تھے۔ کیا نہیں ہے اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہر اس چیز کو جو لوگوں کے سینوں میں (پنہاں) ہے اور ضرور دیکھ لے گا اللہ تعالیٰ انہیں جو ایمان لائے اور ضرور دیکھ لے گا منافقوں کو''

فریابی، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ کچھ لوگ تھے جو اپنی زبانوں سے تو یہ کہتے کہ وہ ایمان لائے ہیں۔ جب لوگوں کی طرف سے انہیں کوئی مصیبت پہنچتی یا اپنی جانوں اور مالوں میں کوئی تکلیف آتی تو وہ فتنہ میں مبتلا ہو جاتے۔ یہ امر دنیا میں ان کے لیے ایسے بنا دیا گیا جیسے آخرت میں اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔(2)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 20، صفحہ 153، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 20، صفحہ 154

marfat.com
Marfat.com

امام ابن ابی حاتم نے سدی سے روایت نقل کی ہے کہ کچھ مومن تھے جو ایمان لانے کے بعد ہجرت کرنے لگے۔ ابوسفیان نے انہیں آلیا اور بعض کو مکہ مکرمہ لے گیا اور انہیں اذیتیں دیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیات نازل فرمائیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی وجہ سے کسی کو مصیبت پہنچے تو لوگوں کی طرف سے دی جانے والی تکالیف اللہ کے عذاب جیسی ہو جاتی ہیں۔ جب اسے اللہ تعالیٰ کی وجہ سے اذیت دی جاتی ہے تو وہ اللہ کے دین سے رک جاتا ہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی وجہ سے اسے اذیت دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے دین سے رک جاتا ہے۔(1)

امام احمد، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، امام ترمذی، جبکہ ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن ماجہ، ابویعلیٰ، ابن حبان، ابونعیم، بیہقی نے شعب الایمان میں اور ضیاء نے حضرت انس سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اللہ کی خاطر اذیتیں دی گئیں جیسی اذیت کسی کو نہ دی گئی، مجھے اللہ کی خاطر ڈرایا گیا جیسا کسی کو بھی نہ ڈرایا گیا، مجھ پر تیسرا دن بھی ایسا آیا کہ میرے لیے اور بلال کے لیے ایسا کھانا نہیں تھا جسے کوئی جگر والا انسان کھاتا ہے مگر وہ جو بلال کی بغل چھپائے ہوئے ہوتی تھی۔(2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ مکہ مکرمہ میں کچھ منافق تھے وہ ایمان لاتے۔ جب انہیں مشرکوں کی طرف سے اذیت دی جاتی تو اذیت دینے والوں کے ڈر کی وجہ سے وہ کفر و شرک کی طرف لوٹ جاتے۔ ان کے لیے لوگوں کی طرف سے دی جانی والی اذیت اللہ تعالیٰ کے عذاب کے طرح بنادی گئی۔(3)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہ آیات ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئیں جنہیں مشرک مکہ مکرمہ کی طرف لے گئے تھے۔ یہ دس آیات مدنی ہیں۔(4)

وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِیْلَنَا وَ لْنَحْمِلْ خَطٰیٰكُمْ ؕ وَ مَا هُمْ بِحٰمِلِیْنَ مِنْ خَطٰیٰهُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ لَیَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَ اَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ٘ وَ لَیُسْـَٔلُنَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳﴾

"اور کہا کافروں نے ایمان والوں سے تم چلو ہماری راہ پر اور ہم اٹھالیں گے تمہارے گناہوں (کے بوجھ) کو اور وہ نہیں اٹھاسکتے ان کے گناہوں سے کچھ بھی۔ وہ بالکل جھوٹ بول رہے ہیں۔ اور ضرور اٹھائیں گے اپنے بوجھ اور دوسرے کئی بوجھ اپنے (گناہوں کے) بوجھوں کے ساتھ اور ان سے باز پرس ہوگی قیامت کے دن

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 20، صفحہ 154، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ سنن ترمذی، جلد 4، صفحہ 556 (2472) دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 20، صفحہ 154 4۔ ایضاً، جلد 20، صفحہ 155

marfat.com
Marfat.com

ان (جھوٹوں) کے متعلق جو وہ گھڑا کرتے تھے۔"

امام فریابی، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ مکہ مکرمہ میں رہنے والے [illegible] اختیار کیے ہوئے تھے وہ مومنوں کو کہتے نہ ہمیں اٹھایا جائے گا اور نہ ہی تمہیں۔ ہماری پیروی کرو اگر تم پر کوئی مصیبت آ گئی تو وہ ہم پر ہوگی۔(1)

ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ضحاک سے روایت نقل کی ہے کہ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سے مراد کفار کے سردار ہیں۔ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا وہ لوگ جو ان کے پیروکاروں میں سے ایمان لے آتے تھے: ہماری پیروی کرو اور حضرت محمد ﷺ کا دین ترک کردو۔(2)

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ بِحٰمِلِيْنَ سے مراد عمل کرنے والے اور اَثْقَالًا سے مراد بوجھ ہے۔ ان پر بوجھ ہوں گے ساتھ ان بوجھوں کے جو انہوں نے دوسرے لوگوں کو گمراہ کیا۔

امام ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ابوجہل اور قریش کے سردار، لوگوں سے ملتے جب وہ حضور ﷺ کی خدمت میں اسلام قبول کرنے کے لیے حاضر ہوتے۔ یہ سردار ان لوگوں سے کہتے وہ شراب کو حرام کرتا ہے، زنا کو حرام کرتا ہے اور ان تمام چیزوں کو حرام کرتا ہے جو عرب کرتے ہیں، تم واپس لوٹ جاؤ اگر تم پر کوئی بوجھ آن پڑا تو ہم اٹھا لیں گے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔

امام فریابی اور عبد بن حمید نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ آیت اسی آیت کی طرح ہی ہے لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ (النحل: 25)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ان پر اپنے گناہوں اور اپنے اطاعت کرنے والے گناہوں کا بوجھ ہوگا اور جنہوں نے اطاعت کی ان کے عذاب میں سے کوئی تخفیف نہ ہوگی۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذ نے حضرت حسن بصری سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کہا جس آدمی نے ہدایت کی طرف بلایا، اس کا پیچھا کیا اور اس پر عمل بھی کیا تو اس کے لیے ان لوگوں کے اجر کی مثل اجر ہے جنہوں نے اس کی اتباع کی ہوگی، ان کے اجروں میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ جس دعوت دینے والے نے گمراہی کی طرف دعوت دی، اس پر قائم رہا اور اس پر عمل بھی کیا تو اس کے لیے ان لوگوں کے بوجھوں کی مثل بوجھ ہوگا جنہوں نے اس کی اتباع کی ہوگی، ان کے بوجھوں میں یہ کچھ کمی نہ کرے گا۔ عون نے کہا حضرت حسن یہ پڑھا کرتے تھے وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظلم سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمائے گا میری عزت کی قسم! آج ظلم مجھے کسی چیز کے ساتھ بدلہ نہیں دے گا۔ پھر ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا فلاں بن فلاں کہاں ہے؟ وہ آئے گا، وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا ہو جائے گا، پھر منادی کرنے والے کو حکم دے گا جس آدمی کا فلاں بن فلاں پر ظلم کا کوئی الزام ہو تو وہ آ جائے۔ لوگ اٹھیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 20، صفحہ 156، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 20، صفحہ 156

marfat.com

Marfat.com

حضور جمع ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے سے حق لے لو۔ وہ عرض کریں گے ہم اس سے اپنا حق کیسے لیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس کی نیکیاں لے لو۔ لوگ اس کی نیکیاں لیتے رہیں گے یہاں تک کہ اس کی کوئی نیکی نہ رہے گی جبکہ ایسے لوگ باقی ہوں گے جن پر ظلم کیا گیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میرے بندے سے اپنا حق لے لو۔ وہ لوگ کہیں گے اس کی تو کوئی نیکی باقی نہیں رہی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ان لوگوں کی برائیاں لو اور اس پر ڈال دو۔ پھر حضور ﷺ نے اس آیت سے استدلال کیا وَ لَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَ اَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ۔

امام احمد نے حضرت حذیفہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سوال کیا تو لوگوں نے کچھ نہ دیا پھر ایک آدمی نے اسے عطا کیا تو دوسرے لوگوں نے بھی عطا کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کسی بھلائی کی سنت قائم کرے لوگ اس کو اپنائیں تو اس کے لیے اپنے عمل کا اجر اور جنہوں نے اس کی پیروی کی ان کے اجور بھی اسے ملیں گے مگر ان لوگوں کے اجروں میں بھی کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ جس نے برے کام کا آغاز کیا، لوگوں نے اسے اپنا لیا، اس پر اپنے عمل کا بوجھ ہوگا اور ان لوگوں کے اعمال کا بھی بوجھ ہوگا جنہوں نے اس کی اتباع کی ہوگی جبکہ ان کے بوجھوں میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

امام ترمذی (جبکہ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے) اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چلو، چلو مفردون سبقت لے گئے۔ عرض کی! یا رسول اللہ ﷺ مفردون کون ہیں؟ فرمایا جو اللہ کے ذکر میں ہی منہمک رہتے ہیں، ذکر ان سے ان کے بوجھوں کو کم کر دیتا ہے۔ وہ قیامت کے دن ہلکے پھلکے آئیں گے۔

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَ هُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَ جَعَلْنٰهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾

''اور بیشک ہم نے بھیجا نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف تو وہ ٹھہرے رہے ان میں پچاس کم ہزار سال۔ آخر کار آلیا انہیں طوفان نے اس حال میں کہ وہ ظالم تھے۔ پس ہم نے نجات دے دی نوح کو اور کشتی والوں کو اور ہم نے بنا دیا اس کشتی کو ایک نشانی سارے جہان والوں کے لیے۔''

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ، حاکم جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی طرف وحی کی جبکہ آپ کی عمر چالیس سال تھی۔ آپ لوگوں کے درمیان ساڑھے نو سو سال تک رہے۔ لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے رہے۔ طوفان کے بعد ساٹھ سال تک زندہ رہے یہاں تک کہ لوگ عام ہو گئے۔ (1)

1۔ مستدرک حاکم، کتاب تواریخ الانبیاء، جلد 2، صفحہ 595 (4005)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی بعثت سے پہلے اور بعثت کے بعد کی کل عمر ایک ہزار سات سو سال تھی۔

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت مجاہد سے یہ روایت نقل کی ہے کہ مجھ سے حضرت ابن عمر نے پوچھا حضرت نوح علیہ السلام کتنا عرصہ اپنی قوم میں رہے؟ میں نے کہا ساڑھے نو سو سال۔ کہا تم سے جو لوگ پہلے ہوئے ہیں ان کی عمریں لمبی تھیں۔ پھر لگا تار آج تک لوگوں کے اخلاق، عمروں، عقلوں اور جسموں میں کمی ہوتی رہی۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت عون بن شداد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف مبعوث کیا جبکہ آپ کی عمر تین سو پچاس سال تھی۔ آپ اپنی قوم میں ساڑھے نو سو سال تک رہے۔ پھر اس کے بعد ساڑھے تین سو سال تک رہے۔(1)

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ نے ''کتاب ذم الدنیا'' میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ملک الموت حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے انبیاء میں سے لمبی عمر پانے والے! تو نے دنیا اور اس کی لذت کو کیسے پایا؟ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا اس آدمی کی طرح جو ایک کمرے میں داخل ہوا جس کے دو دروازے تھے۔ وہ تھوڑی دیر دروازے کے درمیان ٹھہرا پھر دوسرے دروازے سے نکل گیا۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ الطُّوْفَانُ سے مراد وہ پانی ہے جو ان پر بھیجا گیا تھا۔(2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ الطُّوْفَانُ سے مراد غرق ہونا ہے۔(3)

امام عبد الرزاق اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ سے مراد حضرت نوح علیہ السلام، آپ کے بیٹے اور آپ کے بیٹوں کی بیویاں ہیں۔(4)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: اور اللہ تعالیٰ نے کشتی کو بطور نشانی باقی رکھا۔ وہ جودی پہاڑ پر ہے۔(5) واللہ اعلم۔

وَ اِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَ اعْبُدُوْهُ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 20، صفحہ 158، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً 3۔ ایضاً
4۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 13، دار الکتب العلمیہ بیروت 5۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 20، صفحہ 159

marfat.com
Marfat.com

وَ اِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ
الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾ اَوَ لَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ
عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ
ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ يُعَذِّبُ
مَنْ يَّشَآءُ وَ يَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ اِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ مَاۤ اَنْتُمْ
بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَآءِ ۫ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ
لَا نَصِيْرٍ ﴿۲۲﴾ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ لِقَآئِهٖۤ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ
رَّحْمَتِيْ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ
قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ قَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ
بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّ يَلْعَنُ
بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ
وَ قَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۶﴾ وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ
اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ جَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ وَ اٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي
الدُّنْيَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾

”اور ابراہیم کو یاد کرو جب آپ نے فرمایا اپنی قوم کو کہ عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اس سے ڈرتے رہا کرو۔ یہی بہتر ہے تمہارے لیے اگر تم (حقیقت کو) جانتے ہو۔ تم تو پوجا کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کی اور تم گھڑا کرتے ہو نرا جھوٹ۔ بیشک جن کو تم پوجتے ہو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر وہ مالک نہیں تمہارے رزق کے۔ پس طلب کیا کرو اللہ تعالیٰ سے رزق کو اور اس کی عبادت کیا کرو اور اس کا شکر ادا کیا کرو۔ اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ اور اگر تم جھٹلاتے ہو تو (یہ کوئی نئی بات نہیں)۔ جھٹلایا (اپنے نبیوں کو) ان امتوں نے بھی جو تم سے پہلے

marfat.com
Marfat.com

تھیں۔ اور رسول پر فرض نہیں بجز اس کے کہ وہ (اللہ کا حکم) صاف طور پر پہنچا دے۔ کیا انہوں نے کبھی نہیں دیکھا کہ کس طرح آغاز فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پیدا کرنے کا۔ پھر وہ (کس طرح) اس کا اعادہ کرتا ہے۔ بلاشبہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے لیے بالکل آسان ہے۔ فرمایئے سیر و سیاحت کرو زمین میں اور غور سے دیکھو کس طرح اس نے خلق کی ابتدا فرمائی پھر اللہ تعالیٰ (اسی طرح) پیدا فرمائے گا دوسری بار۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ سزا دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور رحم فرماتا ہے جس پر چاہتا ہے اور اسی کی طرف تم پھیرے جاؤ گے۔ اور نہیں ہو تم بے بس کرنے والے (اللہ تعالیٰ کو) زمین میں (بھاگ کر) اور نہ آسمان میں (پناہ لے کر) اور نہیں ہے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔ اور جن لوگوں نے انکار کیا اللہ تعالیٰ کی آیات کا اور اس کی ملاقات کا وہ لوگ مایوس ہو گئے ہیں میری رحمت سے اور وہی لوگ ہیں جن کے لیے عذاب الیم ہے۔ آپ کی قوم سے کوئی جواب نہ بن آیا بجز اس کے کہ انہوں نے کہا اسے قتل کر ڈالو یا اسے جلا دو۔ سو بچا لیا اسے اللہ تعالیٰ نے آگ سے بیشک اس واقعہ میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہیں۔ اور ابراہیم نے کہا کہ تم نے بنا لیا ہے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کو باہمی محبت (و پیار) کا ذریعہ اس دنیوی زندگی میں پھر قیامت کے دن تم انکار کرو گے ایک دوسرے کا اور پھٹکار بھیجو گے ایک دوسرے پر اور تمہارا ٹھکانا آتش (جہنم) ہوگا اور نہیں ہوگا تمہارا کوئی مددگار۔ تو ایمان لائے ان پر لوط اور ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا میں ہجرت کرنے والا ہوں اپنے رب کی طرف۔ بیشک وہی سب پر غالب بڑا دانا ہے۔ اور ہم نے عطا فرمایا آپ کو اسحٰق (جیسا فرزند) اور یعقوب (جیسا پوتا) اور ہم نے رکھ دی ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب اور ہم نے دیا ان کو ان (کی جانثاری) کا اجر اس دنیا میں اور بلاشبہ وہ آخرت میں صالحین (کے زمرہ) میں ہوں گے۔"

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اَوْثَانًا کا معنی بت ہیں۔ اور تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا کا معنی ہے کہ تم بت بناتے ہو۔(1)

امام عبد الرزاق اور ابن منذر نے حضرت حسن بصری سے روایت نقل کی ہے کہ تَخْلُقُوْنَ کا معنی کہ تم تراشتے ہو۔(2)

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے: تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا کا مطلب ہے کہ تم جھوٹ گھڑتے ہو۔(3)

امام فریابی اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔(4)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ کا معنی ہے پھر اسے دوبارہ اٹھائے گا۔ دیکھو اس نے آسمان اور زمین کیسے بنائے اور النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ سے مراد ہے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 20، صفحہ 60-159
2۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 5، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 20، صفحہ 160
4۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

موت کے بعد دوبارہ اٹھانا ہے۔ قَوۡمِهٖۤ سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم ہے۔ فَاَنۡجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ اس کا ترجمہ کعب نے یہ کیا ہے: آگ انہیں نہیں جلائے گی مگر قسم پوری کرنے کے لیے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَوۡثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيۡنِكُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا انہوں نے کہا یہ بت اس لیے بنائے تھے تاکہ دنیا کی زندگی میں اس کا بدلہ حاصل کریں ثُمَّ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكۡفُرُ بَعۡضُكُمۡ بِبَعۡضٍ وَّيَلۡعَنُ بَعۡضُكُمۡ بَعۡضًا دنیا کی ہر دوستی آخرت میں دشمنی ہو جائے گی مگر متقین کی دوستی قائم رہے گی فَاٰمَنَ لَهٗ لُوۡطٌ یعنی حضرت لوط علیہ السلام نے اس کی تصدیق کی وَقَالَ اِنِّىۡ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّىۡ کوث سے ہجرت کرنے والا ہوں یعنی سواد کوفہ سے شام کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں وَاٰتَيۡنٰهُ اَجۡرَهٗ فِى الدُّنۡيَا اجر سے مراد عافیت، عمل صالح اور اچھی ثناء۔ تو ملتوں میں سے کوئی ملت بھی نہیں دیکھے گا مگر حضرت ابراہیم کو اپنا آقا بنانے پر راضی ہوگی۔(1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عاصم رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ وَّتَخۡلُقُوۡنَ اِفۡكًا دونوں کو تخفیف کے ساتھ پڑھتے اَوۡثَانًا مَّوَدَّةَ منصوب اور تنوین کے ساتھ۔ بَيۡنِكُمۡ یہ بھی منصوب ہے۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت جبلہ بن سحیم رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ لکڑی کے سہارے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا میں تمہیں حکم نہیں دیتا کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بت بنالو۔ اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے تو کھڑے ہو کر پڑھ ورنہ بیٹھ کر پڑھ ورنہ لیٹ کر پڑھ۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ النَّشۡاَةَ الۡاٰخِرَةَ سے مراد مدت کے بعد زندگی ہے اس سے مراد دوبارہ اٹھانا ہے۔(2)

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت نقل کی ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تصدیق کی۔(3)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اِنِّىۡ مُهَاجِرٌ سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں جو کہنے والے ہیں اِنِّىۡ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّىۡ۔(4)

امام ابن ابی حاتم نے حضرت کعب سے روایت نقل کی ہے: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حران کی طرف ہجرت کی۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔(5)

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: شام کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں۔

امام ابن عساکر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اہل زمین میں سے بہترین لوگ یکے بعد دیگرے ہجرت کرتے رہیں گے یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ کی طرف ہجرت ہوگی۔

امام ابو یعلیٰ اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ سب سے پہلے اپنے گھر

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 20، صفحہ 162,64,65,66,67، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 20، صفحہ 162
3۔ ایضاً، جلد 20، صفحہ 166
4۔ ایضاً
5۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

والوں کے ساتھ جس نے حبشہ کی طرف ہجرت کی وہ حضرت عثمان ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان دونوں کی صحبت بخیر کرے، حضرت لوط علیہ السلام کے بعد حضرت عثمان وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنے گھر والوں کے ساتھ ہجرت کی۔

امام ابن منذر اور ابن عساکر نے حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عثمان نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم اور حضرت لوط کے بعد سب سے پہلے ہجرت کرنے والے ہیں۔

امام ابن عساکر، طبرانی اور حاکم رحمہم اللہ نے الکنی میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت عثمان اور حضرت رقیہ کے درمیان اور حضرت لوط علیہ السلام (اور ان کی اہلیہ کے درمیان رشتہ ہے) اس اعتبار سے کوئی بھی اور مہاجر نہیں ہے۔(1)

امام ابن عساکر نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ سب سے پہلے جس نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی وہ حضرت عثمان ہیں جس طرح حضرت لوط علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف ہجرت کی۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے: وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ دونوں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے تھے۔ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا اللہ تعالیٰ نے تمام ادیان والوں کو آپ کے دین سے راضی کیا۔ کوئی بھی اہل دین میں سے نہیں ہے مگر وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے محبت کرتے ہیں اور آپ سے خوش ہوتے ہیں۔

ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ اَجْرَهٗ سے مراد تعریف ہے۔(2)

امام ابن جریر نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ اَجْرَهٗ سے مراد اچھی اولاد اور تعریف ہے۔(3)

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ٘ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ۬ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ٝ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ٚ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا

1۔ معجم کبیر، جلد 5، صفحہ 154 (4881)، مکتبۃ العلوم والحکم بغداد 2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 20، صفحہ 167 3۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

سِیۡٓءَ بِهِمۡ وَ ضَاقَ بِهِمۡ ذَرۡعًا وَّ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ وَ لَا تَحۡزَنۡ ٞ اِنَّا مُنَجُّوۡكَ وَ اَهۡلَكَ اِلَّا امۡرَاَتَكَ كَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِيۡنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا مُنۡزِلُوۡنَ عَلٰۤى اَهۡلِ هٰذِهِ الۡقَرۡيَةِ رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ﴿۳۴﴾ وَ لَقَدۡ تَّرَكۡنَا مِنۡهَاۤ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۳۵﴾

''اور (ہم نے) لوط کو رسول بنا کر بھیجا جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا تم ایسی بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو کہ نہیں پہل کی تم سے اس (بے حیائی) کی طرف کسی قوم نے دنیا بھر میں کیا تم بدفعلی کرتے ہو مردوں کے ساتھ اور ڈاکے ڈالتے ہو عام راستوں پر اور اپنی کھلی مجلسوں میں گناہ کرتے ہو؟ تو نہیں تھا کوئی جواب آپ کی قوم کے پاس بجز اس کے کہ انہوں نے کہا اے لوط! لے آؤ ہم پر اللہ کا عذاب اگر تم (اپنے دعویٰ میں) سچے ہو۔ آپ نے عرض کی میرے مالک! مدد فرما میری ان فسادی لوگوں کے مقابلہ میں۔ اور جب آئے ہمارے فرشتے ابراہیم علیہ السلام کے پاس خوشخبری لے کر، انہوں نے بتایا کہ ہم ہلاک کرنے والے ہیں اس گاؤں کے باشندوں کو بیشک یہاں کے رہنے والے بڑے ظالم تھے۔ آپ نے کہا اس میں تو لوط بھی رہتا ہے۔ فرشتوں نے عرض کی ہم خوب جانتے ہیں جو وہاں رہتے ہیں ہم ضرور بچا لیں گے، اسے اور اس کے گھر والوں کو سوائے اس کی عورت کے، وہ پیچھے رہ جانے والوں سے ہے۔ اور جب آئے ہمارے فرشتے لوط (علیہ السلام) کے پاس تو بڑے غمزدہ ہوئے ان کی آمد سے اور دل تنگ ہوئے اور (انہیں پریشان دیکھ کر) فرشتوں نے کہا نہ خوفزدہ ہو اور نہ رنجیدہ خاطر، ہم نجات دینے والے ہیں تجھے اور تیرے کنبہ کو سوائے تمہاری بیوی کے، وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہے۔ بیشک ہم اتارنے والے ہیں اس بستی کے باشندوں پر عذاب آسمان سے اس وجہ سے کہ وہ نافرمانیاں کیا کرتے تھے۔ اور بیشک ہم نے باقی رہنے دیئے اس بستی کے کچھ واضح آثار ان لوگوں (کی عبرت) کے لیے جو عقلمند ہیں۔''

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن زید رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ السَّبِيۡلَ سے مراد وہ راستہ ہے جس پر مسافر گزرے۔ مسافر ابن سبیل ہوتا ہے جس پر وہ ڈاکہ ڈالتے اور اس کے ساتھ وہ یہ خبیث عمل کرتے۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے نَادِيۡكُمُ کا معنی مجلس کیا ہے یعنی تم اپنی مجلس میں۔ (1)

فریابی، امام احمد، عبد بن حمید، امام ترمذی اور امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا، ابن ابی الدنیا نے ''کتاب الصمت میں''، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، شاشی نے مسند میں، طبرانی، حاکم (جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے)، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 20، صفحہ 170، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

روایت نقل کی ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے فرمان وَ تَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْكُمُ الْمُنْكَرَ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا وہ راستوں میں بیٹھتے، مسافروں کو کنکریاں مارتے اور ان سے مذاق کرتے۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے کنکریاں مارنے سے منع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان سے یہی مراد ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے: وَ تَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْكُمُ الْمُنْكَرَ سے مراد ٹھیکری مارنا ہے۔ ایک آدمی نے کہا مجھے اس قسم کی بات سے کیا غرض۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کنکریوں کی مٹھی بھری اور اس کے منہ پر ماری۔ فرمایا تو رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں مبہم گفتگو کرتا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ الْمُنْكَرَ سے مراد ٹھیکری ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت عکرمہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ لوگوں کو ٹھیکریاں مارا کرتے تھے۔(2)

امام فریابی، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور خرائطی رحمہم اللہ نے مساوی الاخلاق میں حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ تفسیری قول نقل کیا ہے: وہ مجلس میں ایک دوسرے سے مجامعت کیا کرتے تھے۔(3)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ سے یہ قول نقل کیا ہے: وہ اپنی مجالس میں بدکاری کیا کرتے تھے۔(4)

امام بخاری نے ''تاریخ'' میں ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ الْمُنْكَرَ سے مراد گوز کرنا (ہوا خارج کرنا) ہے۔(5)

عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے قاسم بن محمد سے روایت نقل کی ہے کہ ان سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا وہ کونسا منکر کیا کرتے؟ فرمایا وہ اپنی مجالسوں میں گوز کیا کرتے تھے۔ وہ ایک دوسرے پر ہوا خارج کرتے نادی سے مراد مجلس ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ الْمُنْكَرَ سے مراد سیٹی ہے، وہ کبوتروں سے اور غلیلوں سے کھیلتے اور قباؤں کے بٹن کھول دیتے۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے قَالَ اِنَّ فِیْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْهَا مومن مومن سے نہیں ملتا مگر اس پر رحم کرتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔ الْغٰبِرِیْنَ سے مراد اللہ تعالیٰ کے عذاب میں باقی رہنے والی ہے۔ وَ لَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا آپ کو اپنی قوم کے بارے میں برا گمان تھا۔ آپ اپنے مہمانوں کے بارے میں قوم سے ڈرتے تھے اور ان پر خوف کی وجہ سے آپ کے دل میں تنگی پیدا ہوئی۔ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ سے مراد آسمان سے عذاب ہے۔

1۔ سنن ترمذی تفسیر سورۂ عنکبوت، جلد 2، صفحہ 150، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 20، صفحہ 169، دار احیاء التراث العربی بیروت

3۔ ایضاً، جلد 20، صفحہ 170

4۔ ایضاً

5۔ ایضاً، جلد 20، صفحہ 169

marfat.com
Marfat.com

اٰیَةًۢ بَیِّنَةً سے مراد وہ پتھر ہیں جو ان پر برسائے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں باقی رکھا۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے اٰیَةًۢ بَیِّنَةً کا معنی عبرت نقل کیا ہے۔(1)

وَ اِلٰى مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًاۙ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ ارْجُوا الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۳۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۳۷﴾ وَ عَادًا وَّ ثَمُوْدَاۡ وَ قَدْ تَّبَیَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ وَ كَانُوْا مُسْتَبْصِرِیْنَ ﴿۳۸﴾ وَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ ۫ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَیِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ مَا كَانُوْا سٰبِقِیْنَ ﴿۳۹﴾ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِ حَاصِبًا ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّیْحَةُ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾

”اور (ہم نے بھیجا) مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو آپ نے کہا اے میری قوم! عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اور امید رکھو پیچھے آنے والے دن کی اور ملک میں فتنہ و فساد برپا نہ کرو۔ پھر انہوں نے آپ کو جھٹلایا تو آلیا انہیں زلزلہ (کے جھٹکوں) نے۔ پس صبح ہوئی تو وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل گرے پڑے تھے۔ اور (ہم نے برباد کیا) عاد اور ثمود کو۔ اور واضح ہیں تمہارے لیے ان کے مکانات۔ اور آراستہ کر دیا تھا ان کے لیے شیطان نے ان کے (برے) عملوں کو اور روک لیا انہیں راہ (راست) سے حالانکہ وہ اچھے بھلے سمجھدار تھے۔ اور (ہم نے ہلاک کر دیا) قارون، فرعون اور ہامان کو اور بلاشبہ تشریف لائے ان کے پاس موسیٰ روشن دلیلوں کے ساتھ پھر بھی وہ غرور و تکبر کرتے رہے زمین میں اور وہ (ہم سے) آگے بڑھ جانے والے نہ تھے۔ پس ہر (سرکش) کو ہم نے پکڑا اس کے گناہ کے باعث۔ پس ان میں سے بعض پر ہم نے پتھر برسائے اور ان میں سے بعض کو آلیا شدید کڑک نے اور بعض کو ہم نے غرق کر دیا زمین میں۔ اور بعض کو ہم نے (دریا میں) ڈبو دیا اور اللہ تعالیٰ کا یہ طریقہ نہیں کہ وہ ان پر ظلم کرے بلکہ وہ اپنی جانوں پر ظلم ڈھاتے رہے تھے۔“

امام فریابی، ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 20، صفحہ 173، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

نقل کی ہے کہ الرَّجْفَةُ سے مراد چیخ ہے اور وَ كَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ یعنی گمراہی میں۔(1)

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے جٰثِمِیْنَ کا معنی مرے ہوئے نقل کیا ہے۔ وَ كَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ یعنی وہ اپنی گمراہی پر خوش تھے۔ جن پر پتھروں کی بارش کی گئی وہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم تھی۔ جنہیں چیخ نے اپنی گرفت میں لیا تھا ان سے مراد حضرت صالح اور حضرت شعیب کی قومیں ہیں۔ جسے زمین میں دھنسایا اس سے مراد قارون ہے۔ جنہیں غرق کیا وہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم، فرعون اور اس کی قوم مراد ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حَاصِبًا سے مراد پتھر ہیں۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ؕ وَ اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴۲﴾

”ان نادانوں کی مثال جنہوں نے بنا لیے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور دوست، مکڑی کی سی ہے۔ اس نے (جالے کا) گھر بنایا اور (تم سب جانتے ہو) کہ تمام گھروں سے کمزور ترین مکڑی کا گھر ہوا کرتا ہے۔ کاش! وہ بھی اس (حقیقت) کو جانتے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ جانتا ہے جس چیز کو وہ پوجتے ہیں اس کو چھوڑ کر اور وہی سب پر غالب حکمت والا ہے“۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے قتادہ سے روایت نقل کی ہے: یہ مثال ہے جو اللہ تعالیٰ نے مشرک کے لیے بیان فرمائی ہے: اسے اس کے معبود اس کی کمزوری اور جزاء کی قلت کی وجہ سے کچھ فائدہ نہ دیں گے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے: یہ مثال ہے جو اللہ نے اس آدمی کے لیے بیان کی جو غیر اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے مکڑی کا گھر۔(2)

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے مراسیل میں حضرت یزید بن مرثد رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکڑی شیطان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مسخ کیا ہے جو بھی اسے پائے اسے قتل کر دے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت زید بن میسرہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ الْعَنْكَبُوْتِ شیطان ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے مکڑی نے دو دفعہ جالا بنا۔ ایک دفعہ حضرت داؤد علیہ السلام پر اور ایک دفعہ نبی کریم ﷺ پر۔

امام خطیب رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور ابوبکر غار میں داخل ہوئے۔ مکڑیاں جمع ہو گئیں۔ انہوں نے دروازے پر جالا بن دیا۔ اس لیے انہیں قتل نہ کرو۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 20، صفحہ 174، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 20، صفحہ 177

marfat.com

Marfat.com

وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَ مَا يَعْقِلُهَاۤ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۴﴾

''اور یہ مثالیں ہیں، ہم بیان کرتے ہیں انہیں لوگوں کو (سمجھانے) کے لیے اور نہیں سمجھتے انہیں مگر اہل علم۔ پیدا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ۔ بیشک اس میں (اس کی قدرت کی) نشانی ہے ایمان والوں کے لیے۔''

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عمرو بن مرہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: میں قرآن میں جس آیت کے پاس سے گزرا جسے میں نہ پہچانتا تو وہ مجھے غمگین کر دیتی کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ کا فرمان سنا ہے: وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا۔

اُتْلُ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾

''آپ تلاوت کیجئے اس کتاب کی جو وحی کی گئی ہے آپ کی طرف اور نماز صحیح ادا کیجئے۔ بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور گناہ سے اور واقعی اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔''

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے: نماز میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے روکنے اور جھڑکنے کی خاصیت موجود ہے۔(1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ نماز میں تین خصلتیں ہیں: اخلاص، خشیت اور اللہ کا ذکر۔ وہ نماز جس میں یہ تین خصلتیں نہ ہوں وہ نماز نہیں۔ اخلاص نمازی کو نیکی کا حکم دیتا ہے، خشیت اسے برائیوں سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے مراد قرآن ہے جو اسے حکم بھی دیتا ہے اور روکتا بھی ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ یوں قرأت کرتے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت عمران بن حصین سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا گیا تو حضور ﷺ نے فرمایا جس کی نماز اسے فحشاء اور منکر سے نہ روکے اس کی نماز نہیں۔

امام ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی نماز اسے فحشاء اور منکر سے نہ روکے اس نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے اس کی دوری میں اضافہ ہوتا ہے۔(2)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 20، صفحہ 179، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ مجمع الزوائد، باب صلوٰۃ اللیل تنہی عن الفحشاء، جلد 2، صفحہ 531 (3557)، دار الفکر بیروت

marfat.com

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی نماز اسے فحشاء اور منکر سے نہ روکے تو اس کی نماز نہیں۔ بعض الفاظ میں ہے اس کے ساتھ اس کی اللہ تعالیٰ سے دوری میں اضافہ ہوتا ہے۔

امام خطیب نے رواۃ مالک میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز پڑھی جو اسے نیکی کا حکم نہیں دیتی اور برائی سے نہیں روکتی تو اس کی نماز اللہ تعالیٰ سے اس کی دوری میں اضافہ کر دیتی ہے۔

عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن مردویہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن مسعود سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: اس آدمی کی کوئی نماز نہیں جو نماز کی اطاعت نہ کرے۔ نماز کی اطاعت یہ ہے کہ فحشاء اور منکر سے روکے۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اسے کہا گیا کہ فلاں آدمی نماز بڑی لمبی کرتا ہے۔ کہا نماز اسے کوئی نفع نہیں دیتی مگر اسے جو نماز کی اطاعت کرے۔ پھر اس آیت کی تلاوت کی۔ (2)

امام سعید بن منصور، امام احمد نے زہد، میں ابن جریر، ابن منذر، طبرانی اور بیہقی نے حضرت ابن مسعود سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا جسے نماز نیکی کا حکم نہ دے اور برائی سے نہ روکے تو وہ نماز اللہ تعالیٰ سے اسے دور کرتی ہے۔ (3)

امام احمد، ابن حبان اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی: فلاں آدمی رات کو نماز پڑھتا ہے۔ جب صبح ہوتی ہے تو چوری کرتا ہے۔ فرمایا جو تو کہتا ہے عنقریب اسے روک دے گی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اے ابن آدم! بیشک نماز وہ ہے جو انسان کو فحشاء اور منکر سے روکتی ہے۔ اگر تیری نماز تجھے فحشاء اور منکر سے نہ روکے تو تو نماز پڑھنے والا نہیں۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز پڑھی جو اسے فحشاء اور منکر سے نہیں روکتی وہ اسے اللہ تعالیٰ سے دور کرنے کے علاوہ کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتی۔ (4)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابوعون انصاری سے روایت نقل کی ہے: جب تو نماز کی حالت میں ہے تو تو نیکی کی حالت میں ہے۔ نماز نے تجھے فحشاء اور منکر سے روک دیا ہے۔ جس (نماز) میں تو ہے یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا ذکر ہے۔ (5)

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت حماد بن ابی سلیمان رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ نماز فحشاء اور منکر سے روکتی ہے جب تک تو نماز میں ہوتا ہے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابن عمر سے روایت نقل کی ہے کہ اس سے مراد قرآن ہے جو مساجد میں پڑھا جاتا ہے۔ (6)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 20، صفحہ 180، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ ایضاً

3۔ ایضاً

4۔ ایضاً

5۔ ایضاً، جلد 20، صفحہ 84-180

6۔ ایضاً، جلد 20، صفحہ 179

marfat.com
Marfat.com

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے: اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو ذکر کرنا یہ بندوں کا اپنے رب کے ذکر سے بڑا کام ہے۔(1)

امام فریابی، سعید بن منصور، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، حاکم (جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے) اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن ربیعہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابن عباس نے مجھ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ کے بارے میں پوچھا تو میں نے عرض کی: اللہ کے سے مراد تسبیح تہلیل اور تکبیر ہے۔ فرمایا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا تمہارا ذکر کرنا یہ تمہارے اس کے ذکر کرنے سے بڑا ہے۔ پھر یہ آیت فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ (البقرہ:152) تلاوت کی۔(2)

امام ابن ابی شیبہ، عبداللہ بن احمد بن حنبل نے "زوائد زہد" میں اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کو یاد کرنا یہ بندے کے اللہ کو یاد کرنے سے بڑا عمل ہے۔

امام ابن سنی، ابن مردویہ اور دیلمی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تمہیں یاد کرنا یہ تمہارے اللہ کو یاد کرنے سے بڑا عمل ہے۔

امام ابن ابی الدنیا اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت عطیہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ سے مراد فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ (البقرہ:152) ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تمہیں یاد کرنا تمہارے اس کے یاد کرنے سے بہتر ہے۔(3)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کو یاد کرنا یہ بندے کے اپنے رب کو نماز میں یا کسی اور صورت میں یاد کرنے سے بڑا عمل ہے۔(4)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ کا تمہیں یاد کرنا تمہارے اسے یاد کرنے سے بڑا عمل ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں نے ابو قرہ سے اسی آیت کے بارے میں پوچھا۔ کہا اللہ تعالیٰ کا (تمہیں) یاد کرنا تمہارے اسے یاد کرنے سے بڑا عمل ہے۔(5)

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اس چیز پر جسے اس نے حرام کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا تمہیں یاد کرنا تمہارے اسے یاد کرنے سے بڑا عمل ہے۔(6)

عبد بن حمید اور ابن جریر نے ابو ملک سے روایت نقل کی ہے: اللہ تعالیٰ کا نماز میں بندے کو یاد کرنا یہ نماز سے بڑا عمل ہے۔(7)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑی کوئی چیز نہیں۔(8)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 20، صفحہ 182
2۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 444 (3538)، دار الکتب العلمیہ بیروت
3۔ شعب الایمان، جلد 1، صفحہ 449 (673)، دار الکتب العلمیہ بیروت
4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 20، صفحہ 182، دار احیاء التراث العربی بیروت
5۔ ایضاً، جلد 20، صفحہ 182
6۔ ایضاً، جلد 20، صفحہ 181
7۔ ایضاً، جلد 20، صفحہ 184
8۔ ایضاً، جلد 20، صفحہ 183

marfat.com
Marfat.com

امام احمد نے "زہد" میں اور ابن منذر نے حضرت معاذ بن جبل سے روایت نقل کی ہے: انسان جو بھی کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دینے والی کوئی چیز نہیں لوگوں نے عرض کی! اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد بھی نہیں فرمایا یہ بھی نہیں کہ وہ اپنی تلوار سے مارے یہاں تک وہ خود مر جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔

امام سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، ابن منذر، حاکم نے "کنی" میں اور بیہقی رحمہم اللہ نے "شعب الایمان" میں حضرت عنترہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے پوچھا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے بڑا عمل ہے۔ کوئی قوم اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں کتاب اللہ کا سبق پڑھتی ہے۔ پھر آپس میں اس کا مذاکرہ کرتے ہیں تو فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کیے ہوتے ہیں۔ جب تک وہ اس کام میں لگے رہتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ کسی اور گفتگو میں شروع ہو جائیں۔ کوئی آدمی کسی راستہ پر نہیں چلا کہ اس میں علم حاصل کرے مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کی طرف راستہ کو آسان فرما دیتا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: کیا میں تمہیں سب سے افضل عمل کے بارے میں نہ بتاؤں اور جو تمہارے مالک کو سب سے پسندیدہ ہے اور تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم دشمن سے جنگ کرو، وہ تمہاری گردنیں اڑائیں اور تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور دنانیر ودراہم سے بھی بہتر عمل ہے؟ لوگوں نے پوچھا ابو درداء وہ کیا عمل ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر۔ (1)

امام ابن جریر اور بیہقی رحمہما اللہ نے حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے: اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔ اگر تو نماز پڑھے تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اگر تو روزہ رکھے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے، ہر اچھا عمل جو تو کرتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہے۔ (2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا کیا تو قرآن حکیم پڑھتا ہے وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ (3)

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝٤٦ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۝٤٧

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 20، صفحہ 182، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 20، صفحہ 183 3۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

"اور (اے مسلمانو!) بحث و مباحثہ نہ کیا کرو اہل کتاب سے مگر شائستہ طریقہ سے۔ مگر وہ جنہوں نے ظلم کیا ان سے اور تم کہو ہم ایمان لاتے ہیں اس پر جو اتارا گیا ہے ہماری طرف اور اتارا گیا ہے تمہاری طرف اور ہمارا خدا اور تمہارا خدا ایک ہی ہے اور ہم اس کے سامنے گردن جھکانے والے ہیں۔ اور (اے حبیب!) اس طرح ہم نے نازل کی آپ کی طرف کتاب۔ پس وہ جنہیں ہم نے دی تھی کتاب (تورات) وہ ایمان لاتے ہیں قرآن پر اور ان اہل مکہ سے بھی کئی لوگ ایمان لا رہے ہیں قرآن پر اور نہیں انکار کرتے ہماری آیتوں کا مگر کفار۔"

امام فریابی اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے وَلَا تُجَادِلُوْٓا کی تفسیر میں یہ روایت نقل کی ہے کہ جنہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کے سوا معبود ہے، اس کا کوئی بیٹا ہے، اس کا کوئی شریک ہے، اللہ کے ہاتھ بندھے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں یا حضرت محمد ﷺ کو اذیت دی وہ اہل کتاب ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْکُمْ کی یہ تفسیر کی ہے جو یہ نہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ معبود ہے یا اس کا کوئی بچہ ہے یا اس کا کوئی شریک ہے یا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جکڑا ہوا ہے یا اللہ تعالیٰ محتاج ہے یا حضرت محمد ﷺ کو اذیت دی۔ (1)

امام فریابی اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ کی یہ تفسیر نقل کی ہے: اگر وہ بری بات کریں تو تم خیر کی بات کرو۔ مگر جنہوں نے ظلم کیا تو ان سے انتقام لے لو۔ (2)

امام فریابی، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ تم جنگ نہ کرو مگر انہیں سے جو جنگ کرے اور جزیہ نہ دے اور ان میں سے جو جزیہ دے دے تو اس سے اچھی بات ہی کرو۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے یہ روایت نقل کی ہے کہ هِیَ اَحْسَنُ سے مراد لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت سفیان بن حسین سے روایت نقل کی ہے کہ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ سے مراد اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْکُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُکُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ہے کیوں کہ یہی ان کے ساتھ مجادلہ حسن ہے۔

امام ابو داؤد نے "ناسخ" میں ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن الانباری رحمہم اللہ نے "مصاحف میں" حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مجادلہ سے منع کیا ہے۔ پھر اس حکم کو قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (التوبہ:29) کے ساتھ منسوخ کر دیا کیونکہ تلوار سے بڑھ کر کوئی مجادلہ نہیں۔ (3)

امام بخاری، امام نسائی، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے "شعب الایمان" میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اہل کتاب عبرانی زبان میں تورات پڑھتے اور عربی زبان میں مسلمانوں کے لیے اس کی تفسیر بیان کرتے رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو فرمایا اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ ان کی تکذیب کرو اور یہ کہا کرو اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْکُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُکُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۔ (4)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 8-5 2۔ ایضاً، جلد 21، صفحہ 5 3۔ ایضاً، جلد 21، صفحہ 6
4۔ صحیح بخاری، باب ما یجوز من تفسیر التوراۃ وکتب اللہ بالعربیۃ، جلد 2، صفحہ 1125، وزارت تعلیم اسلام آباد

marfat.com
Marfat.com

امام عبدالرزاق، فریابی اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہودی صحابہ سے باتیں کرتے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے۔ گویا مسلمانوں کو وہ چیزیں اچھی لگتیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا نہ ان کی تصدیق کرو اور نہ ان کی تکذیب کرو اور یہ کہا کرو اٰمَنَّا بِالَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡنَا۔(1)

امام عبدالرزاق نے ''مصنف'' میں ابن سعد، امام احمد، بیہقی رحمہم اللہ نے ''سنن'' میں حضرت ابونملہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک یہودی نے ایک جنازہ کے بارے میں کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ باتیں کرتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اہل کتاب میں کوئی تم سے بات کرے تو ان کی تصدیق نہ کرو اور نہ ہی ان کی تکذیب کرو اور یہ کہا کرو اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَ کُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ اگر وہ بات سچی تھی تو تم نے اس کو نہیں جھٹلایا، اگر وہ باطل تھی تو تم نے اس کی تصدیق نہیں کی۔

امام بیہقی نے ''سنن'' میں اور ''شعب'' میں، دیلمی اور ابونصر سجزی رحمہم اللہ نے ''ابانہ'' میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرو۔ وہ خود گمراہ ہیں۔ وہ تمہیں کبھی ہدایت نہیں دیں گے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو یا تو باطل کی تصدیق کرو گے اور حق کو جھٹلاؤ گے۔ اللہ کی قسم اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام تمہارے درمیان زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری اتباع کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے حضرت زید بن اسلم سے روایت نقل کی ہے کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل کتاب سے کسی بات کے بارے میں نہ پوچھا کرو۔ وہ تمہیں ہرگز ہدایت نہیں دیں گے۔ وہ تو خود گمراہ ہو چکے ہیں۔

امام عبدالرزاق اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں نہ پوچھو کیونکہ وہ تمہیں ہدایت نہیں دیں گے کیونکہ وہ خود گمراہ ہو چکے ہیں۔ اگر ایسا کرو گے تو تم حق کو جھٹلاؤ گے اور باطل کی تصدیق کرو گے اگر تمہیں ضرور بات پوچھنا ہی پڑے تو دیکھو جو کتاب اللہ کے موافق ہو تو اسے لے لو اور جو کتاب اللہ کے خلاف ہو تو اسے چھوڑ دو۔(2)

وَ مَا کُنۡتَ تَتۡلُوۡا مِنۡ قَبۡلِہٖ مِنۡ کِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّہٗ بِیَمِیۡنِکَ اِذًا لَّارۡتَابَ الۡمُبۡطِلُوۡنَ ﴿۴۸﴾ بَلۡ ہُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیۡ صُدُوۡرِ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ ؕ وَ مَا یَجۡحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۴۹﴾ وَ قَالُوۡا لَوۡ لَاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡہِ اٰیٰتٌ مِّنۡ رَّبِّہٖ ؕ قُلۡ اِنَّمَا الۡاٰیٰتُ عِنۡدَ اللّٰہِ ؕ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۵۰﴾

''اور نہ آپ پڑھ سکتے تھے اس سے پہلے کوئی کتاب اور نہ ہی اسے لکھ سکتے تھے اپنے دائیں ہاتھ سے (اگر آپ لکھ پڑھ سکتے) تو ضرور شک کرتے اہل باطل بلکہ وہ روشن آیتیں ہیں جو ان کے سینوں میں محفوظ ہیں جنہیں علم دیا گیا اور ظالموں کے بغیر ہماری آیتوں کا کوئی انکار نہیں کرسکتا اور انہوں نے کہا کیوں نہ اتاری گئیں ان پر نشانیاں ان

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 7، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 21، صفحہ 8

marfat.com
Marfat.com

کے رب کی طرف سے۔ آپ فرمایئے نشانیاں تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور میں تو صرف صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔"

امام ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اہل کتاب اپنی کتابوں میں یہ پاتے تھے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ سے نہ لکھیں گے اور کتاب پڑھیں گے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ۔(1)

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور اسماعیلی رحمہم اللہ نے "معجم" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ پڑھتے تھے اور نہ لکھتے تھے۔ آپ امی تھے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تورات وانجیل میں اہل علم کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو نازل فرمایا تھا۔ اس کا انہیں علم تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ان کے لیے نشانی بنایا تھا اور انہیں فرمایا تھا آپ کی نبوت کی نشانی یہ ہے کہ جب آپ ظاہر ہوں گے تو نہ آپ کتاب جانتے ہوں گے اور نہ ہی اپنے دائیں ہاتھ سے لکھیں گے۔ یہی وہ آیات بینات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائی ہیں۔(2)

امام عبد الرزاق، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے قبل نہ کتاب پڑھتے تھے اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے لکھا کرتے تھے۔ آپ امی تھے۔ آپ لکھتے نہیں تھے۔ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واضح نشانی ہیں۔ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ یہاں علم سے مراد قرآن ہے۔ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ سے مراد مومنین ہیں۔(3)

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ پڑھتے تھے نہ لکھتے تھے۔ اسی طرح تورات وانجیل میں آپ کی صفت یہی تھی کہ آپ امی ہوں گے، نہ پڑھیں گے اور نہ ہی لکھیں گے۔ یہی آیۃ بینہ ہے اور ہماری آیات کا انکار ظالم ہی کرتے ہیں۔ یہاں آیات سے مراد وہ صفت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے لیے بیان کی اہل کتاب اس صفت کی وجہ سے آپ کو پہچانتے تھے۔(4)

امام بیہقی نے سنن میں حضرت ابن مسعود سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ پڑھتے تھے اور نہ لکھتے تھے۔

اَوَ لَمْ یَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ یُتْلٰى عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰى لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ شَهِیْدًا ۚ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 9، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 20، صفحہ 9
3۔ ایضاً
4۔ ایضاً، جلد 20، صفحہ 10

marfat.com
Marfat.com

" کیا انہیں یہ کافی نہیں کہ ہم نے آپ پر اتاری ہے کتاب جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ بیشک اس میں رحمت اور نصیحت ہے مومنوں کے لیے۔ آپ فرمایئے کافی ہے اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان گواہ۔ وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں باطل پر اور انکار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا وہی لوگ گھاٹے میں ہیں۔"

امام دارمی، ابوداؤد نے " مراسیل " میں، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت یحییٰ بن جعدہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: کچھ مسلمان کتابیں لائے۔ ان میں سے وہ چیزیں لکھی ہوئی تھیں جو انہوں نے یہودیوں سے سنی ہوئی تھیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک قوم کی حماقت اور گمراہی کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ اس چیز سے اعراض کریں جو ان کا نبی ان کے لیے لایا ہے اور اسی چیز میں رغبت کا اظہار کریں جو ان کے پاس ان کا غیر لایا ہے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی اَوَلَمْ یَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ یُتْلٰى عَلَیْهِمْ۔ (1)

امام اسمٰعیلی نے " معجم " میں اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت یحییٰ بن جعدہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ کے کچھ صحابہ تورات لکھا کرتے تھے۔ انہوں نے اس چیز کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بڑے بے وقوف اور سب سے بڑھ کر گمراہ وہ لوگ ہیں جو اس پیغام سے اعراض کرتے ہیں جو ان کا نبی لایا اور اس کی طرف رغبت کرتے ہیں جو دوسروں کا نبی لایا اور اس امت کی طرف لایا جو دوسروں کی امت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا اَوَلَمْ یَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ۔

عبدالرزاق نے " مصنف " میں اور بیہقی نے " شعب الایمان " میں زہری سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت حفصہ حضرت یوسف علیہ السلام کے قصوں کی ایک کتاب اپنی بغل میں لائیں اور حضور ﷺ کو سنانا شروع کر دی جبکہ نبی کریم ﷺ کا رنگ متغیر ہو رہا تھا۔ حضور ﷺ نے کہا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر تمہارے پاس یوسف علیہ السلام آئیں اور میں تمہارے درمیان موجود ہوں تو تم اس کی اتباع کرو اور مجھے چھوڑ دو تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ (2)

امام عبدالرزاق، ابن سعد، ابن ضریس، حاکم نے " کنی " میں اور بیہقی رحمہم اللہ نے " شعب الایمان " میں حضرت عبداللہ بن ثابت بن حرث انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک کتاب کے ساتھ داخل ہوئے جس میں تورات کے بھی چند مقامات تھے۔ عرض کی یہ میں نے اہل کتاب کے ایک آدمی سے لی ہے جسے آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ حضور ﷺ کا رنگ بدل گیا میں نے ایسا اس سے قبل کبھی نہ دیکھا تھا۔ حضرت عبداللہ نے حضرت عمر سے عرض کی کیا تو رسول اللہ ﷺ کے چہرے کی طرف نہیں دیکھتا۔ تو حضرت عمر نے عرض کی ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں، تو حضور ﷺ سے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 11، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ شعب الایمان، جلد 4، صفحہ 308 (5205)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

غصہ جاتا رہا۔ فرمایا اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں، تم ان کی اتباع کرو اور مجھے چھوڑ دو تو تم گمراہ ہو جاؤ۔ میں انبیاء میں سے تمہارا حصہ ہوں اور تم امتوں میں سے میرا حصہ ہو۔(1)

امام عبدالرزاق اور بیہقی رحمہما اللہ حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو کتاب پڑھ رہا تھا۔ آپ نے اسے سنا اور اسے اچھا خیال کیا۔ اس آدمی سے کہا مجھے یہ لکھ دو۔ اس نے عرض کی ٹھیک ہے۔ ایک چمڑا خریدا۔ اسے تیار کیا پھر آپ اس چمڑے کو اس آدمی کے پاس لائے۔ تو اس آدمی نے آپ کے لیے اس کی دونوں جانب لکھ دیا۔ پھر حضرت عمر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسے پڑھنا شروع کر دیا جبکہ حضور ﷺ کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا۔ ایک انصاری نے کتاب پر ہاتھ مارا اور کہا اے ابن خطاب! تیری ماں تجھے روئے کیا تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ نہیں دیکھتا جبکہ تو آپ پر کتاب پڑھے جا رہا ہے۔ اس موقعہ پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں فاتح اور خاتم کی حیثیت سے مبعوث ہوا ہوں، مجھے جوامع الکلم اور فواتح عطا کیے گئے ہیں، میرے لیے گفتگو کو مختصر کر دیا گیا ہے۔ بے وقوف لوگ تمہیں ہلاکت میں نہ ڈال دیں۔(2)

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جبکہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے تورات کی تعلیم حاصل کرنے کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا اس کی تعلیم حاصل نہ کر، اس پر ایمان لے آ، جو تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے وہ سیکھو اور اس پر ایمان لاؤ۔(3)

امام ابن ضریس رحمہ اللہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں، عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اہل کتاب کچھ ایسی باتیں کرتے ہیں جو ہمارے دلوں کو قابو کر لیتی ہیں۔ ہم نے ارادہ کیا ہے کہ اسے لکھوا لیں۔ فرمایا اے ابن خطاب! کیا تم بھی اسی طرح تکالیف میں پڑو گے جس طرح یہود و نصاریٰ تکالیف میں پڑے۔ خبردار قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میں تمہارے پاس سفید روشن چیز لایا ہوں لیکن مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے ہیں اور میرے لیے بات مختصر کر دی گئی ہے۔

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ عبداللہ بن عامر نے حضرت عائشہ صدیقہ کی طرف ہدیہ بھیجا۔ آپ نے گمان کیا وہ حضرت عبداللہ بن عمرو ہیں۔ فرمایا وہ کتب چھان بین کرتا رہتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَوَلَمْ یَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا۔ آپ سے عرض کی گئی ہدیہ بھیجنے والا عبداللہ بن عامر ہے۔ تو آپ نے تحفہ قبول کر لیا۔

وَ یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَ لَوْ لَاۤ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَ لَیَاْتِیَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾ یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِیْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۴﴾ یَوْمَ یَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ

1۔ شعب الایمان، جلد 4، صفحہ 307 (5201)، دارالکتب العلمیہ بیروت 2۔ ایضاً (5202) 3۔ ایضاً، جلد 4، صفحہ 308 (5203)

marfat.com
Marfat.com

تَحۡتِ اَرۡجُلِهِمۡ وَ يَقُوۡلُ ذُوۡقُوۡا مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۵۵﴾

"وہ آپ سے جلدی عذاب نازل ہونے کا مطالبہ کرتے ہیں اور اگر میعاد مقرر نہ ہوتی تو آ جاتا ان پر عذاب اور (اپنے وقت پر) وہ ان پر اچانک آئے گا اور انہیں ہوش تک نہ ہوگا۔ وہ آپ سے جلدی عذاب لانے کا مطالبہ کرتے ہیں (ذرا سی دیر ہے) جہنم یقیناً گھیر لے گا ان کافروں کو جس دن ڈھانپ لے گا انہیں عذاب ان کے اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا لو اب چکھو اپنے کرتوتوں کا مزہ۔"

ابن جریر نے قتادہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ وَيَسۡتَعۡجِلُوۡنَكَ بِالۡعَذَابِ کی یہ تعبیر کرتے کہ اس امت کے کچھ جاہلوں نے کہا اللّٰهُمَّ اِنۡ كَانَ هٰذَا هُوَ الۡحَقَّ مِنۡ عِنۡدِكَ فَاَمۡطِرۡ عَلَيۡنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائۡتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۳۲﴾ (الانفال)(1)

امام ابن منذر نے ابن جریج سے وَلَيَاۡتِيَنَّهُمۡ بَغۡتَةً وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ اس سے مراد غزوۂ بدر ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ جہنم ہی بحر اخضر ہے جس میں ستارے گرتے ہیں اور سورج اور چاند بھی اسی میں ہوں گے۔ پھر اسے جلا دیا جائے گا پھر یہی جہنم بن جائے گا۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت عکرمہ سے روایت نقل کی ہے کہ اس سے مراد سمندر ہے۔(2)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ سے روایت نقل کی ہے کہ الۡعَذَابُ سے مراد آگ ہے۔(3)

يٰعِبَادِيَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ اَرۡضِيۡ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعۡبُدُوۡنِ ﴿۵۶﴾

"اے میرے بندو! جو ایمان لے آئے ہو میری زمین بڑی کشادہ ہے، سو میری ہی تم عبادت کیا کرو۔"

امام فریابی، ابن جریر اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب کسی زمین میں نافرمانی کے کام کیے جائیں تو وہاں سے نکل جاؤ۔(4)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت سعید بن جبیر سے روایت نقل کی ہے: جسے نافرمانی کا حکم دیا جائے تو وہ بھاگ جائے۔

امام فریابی اور ابن جریر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ وہاں سے ہجرت کر جاؤ اور جہاد کرو۔(5)

امام ابن ابی الدنیا نے "عزلہ" میں اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: جب تمہیں معاصی کا حکم دیا جائے تو وہاں سے نکل جاؤ کیونکہ میری زمین وسیع ہے۔(6)

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شہر اللہ کے ہیں، بندے اللہ کے بندے ہیں، جہاں کہیں بھلائی پاؤ وہاں رہائش اختیار کر لو۔

امام طبرانی، قضاعی، شیرازی نے "القاب" میں خطیب، ابن نجار اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر کرو، تم تندرست ہو جاؤ گے اور غنیمت پاؤ گے۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 12، دار احیاء التراث العربی بیروت　2۔ ایضاً، جلد 21، صفحہ 13　3۔ ایضاً

4۔ ایضاً، جلد 21، صفحہ 14　5۔ ایضاً　6۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝٥٧ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝٥٨ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝٥٩

"ہر ایک موت کا مزہ چکھنے والا ہے پھر ہماری طرف ہی تم لوٹائے جاؤ گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے انہیں ہم ٹھہرائیں گے جنت کے بالاخانوں میں رواں ہوں گی جن کے نیچے نہریں، وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔ کتنا عمدہ صلہ ہے نیک کام کرنے والوں کا، وہ جنہوں نے (ہر حال میں) صبر کیا اور صرف اپنے رب پر بھروسہ کیے ہوئے ہیں۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝٣٠ (الزمر) میں نے عرض کی اے میرے رب! کیا تمام مخلوق مرجائے گی اور انبیاء باقی رہیں گے؟ تو آیت نازل ہوئی كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ۔

وَ كَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَ اِيَّاكُمْ ۖ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦٠ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝٦١ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ يَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٦٢ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝٦٣

"اور کتنے ہی زمین پر چلنے والے ہیں جو اٹھائے نہیں پھرتے اپنا رزق۔ اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے انہیں بھی اور تمہیں بھی اور وہ سب باتیں سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔ اور (اے حبیب!) اگر آپ پوچھیں ان (مشرکوں) سے کہ کس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور کس نے فرمانبردار بنادیا سورج اور چاند کو تو وہ ضرور کہیں گے اللہ تعالیٰ نے، پھر وہ کہاں توحید سے پھیرے جاتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کشادہ کرتا ہے رزق کو جس کے لیے چاہتا ہے اپنے بندوں سے اور تنگ کرتا ہے جس کے لیے چاہتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے

marfat.com
Marfat.com

والا ہے۔اور اگر آپ پوچھیں ان سے کہ کس نے اتارا آسمان سے پانی، پھر زندہ کر دیا اس کے ساتھ زمین کو اس کے بنجر بن جانے کے بعد تو ضرور کہیں گے اللہ تعالیٰ نے۔آپ فرمایئے الحمد للہ (حق واضح ہوگیا) بلکہ ان میں سے اکثر لوگ نادان ہیں۔"

امام عبد بن حمید، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، بیہقی اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ آپ باغ میں داخل ہوئے۔آپ وہاں سے کھجوریں اٹھانے لگے اور کھانے لگے اور مجھے فرمایا اے ابن عمر! تجھے کیا ہوگیا ہے تو کھجوریں نہیں کھاتا۔میں نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خواہش نہیں۔فرمایا مجھے تو خواہش ہے یہ چوتھی صبح ہے، نہ میں نے کھانا چکھا اور نہ ہی مجھے ملا۔اگر میں چاہتا تو اپنے رب سے دعا کرتا وہ مجھے ایسے خزانے عطا کرتا جیسے قیصر و کسریٰ کے ملک ہیں۔اے ابن عمر! تیرا کیا خیال ہوتا جب تو ایسی قوم میں رہتا جو اپنے سال بھر کا رزق ذخیرہ کرتے ہیں اور ان کا یقین کمزور ہوتا ہے؟ کہا اللہ کی قسم! ہم اپنی جگہ سے ہلے بھی نہ تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا کے خزانے جمع کرنے اور شہوات کی پیروی کرنے کا حکم نہیں دیا۔خبردار! اللہ کی قسم! میں دینار اور درہم کا خزانہ ذخیرہ نہیں کرتا اور نہ ہی کل کے لیے رزق ذخیرہ کرتا ہوں۔

فریابی، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے یہ روایت نقل کی ہے کہ دَآبَّةٍ سے مراد پرندے اور چوپائے ہیں۔(1)

امام ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے علی بن اقمر سے روایت نقل کی ہے کہ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا کا معنی ہے وہ کل کے لیے کسی چیز کا ذخیرہ نہیں کرتے۔(2)

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے آیت کی تفسیر میں حضرت ابومجلز رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ کچھ چوپائے ایسے ہیں جو کل کے لیے خوراک ذخیرہ نہیں کر سکتے، اسے ہر روز رزق بہم پہنچایا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے موت آتی ہے۔(3)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے يُؤْفَكُوْنَ کا معنی یعدلون نقل کیا ہے کہ وہ اعراض کرتے ہیں۔(4)

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٤﴾ فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٥﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾

1۔تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 16، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ایضاً 3۔ایضاً 4۔ایضاً

marfat.com
Marfat.com

''اور نہیں یہ دنیوی زندگی مگر لہو و لعب اور دار آخرت کی زندگی ہی حقیقی زندگی ہے (جسے موت نہیں) کاش! وہ اس حقیقت کو جانتے۔ پھر جب سوار ہوتے ہیں کشتی میں تو دعا مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ سے خالص کرتے ہوئے اس کے لیے اپنے دین کو پھر جب وہ سلامتی سے پہنچاتا ہے انہیں خشکی پر تو اس وقت وہ شرک کرنے لگتے ہیں۔ وہ ناشکری کرلیں جو نعمت ہم نے انہیں دی ہے اور لطف اٹھالیں (اس سے) وہ عنقریب جان لیں گے (حقیقت کو)۔''

ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ اَلْحَیَوَانُ کا معنی ہے باقی رہنے والی۔(1)

فریابی، ابن ابی شیبہ، ابن جریر اور بن منذر نے ابن ابی حاتم نے ضحاک سے اَلْحَیَوَانُ کا معنی ہمیشہ رہنے والی زندگی کیا ہے۔

امام ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت زیادہ تعجب اس آدمی پر جو دائمی زندگی والے گھر کی تصدیق کرتا ہے جبکہ وہ دھوکے والے گھر کے لیے کوشش کرتا ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ تمام مخلوق اسی بات کا اقرار کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ان کا رب ہے۔ پھر اس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ جو کچھ دنیا میں ہے عنقریب تم اسے دیکھ لو گے اور جو کچھ آخرت میں وہ تمہارے لیے عنقریب ظاہر کر دیا جائے گا۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ يُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٦٩﴾

''کیا انہوں نے (غور سے) نہیں دیکھا کہ ہم نے بنادیا ہے حرم کو امن والا حالانکہ اچک لیا جاتا ہے لوگوں کو ان کے آس پاس سے۔ کیا وہ باطل پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں؟ اور کون زیادہ ظالم ہے اس شخص سے جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان لگایا یا حق کو جھٹلایا جب وہ اس کے پاس آیا کیا نہیں ہے جہنم میں ٹھکانا کفار کے لیے؟ اور جو (بلند ہمت) مصروف جہاد رہتے ہیں ہمیں راضی کرنے کے لیے ہم ضرور دکھادیں گے انہیں اپنے راستے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ (ہر وقت) محسنین کے ساتھ ہے۔''

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے اَوَلَمْ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 18، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا کہا ان کے لیے اس میں بھی نشانی ہے، لوگوں پر حملے کیے جاتے، ان کا مال چھین لیا جاتا جبکہ وہ امن میں ہوتے۔ یہاں باطل سے مراد شرک ہے اور یکفرون کا معنی ہے وہ انکار کرتے ہیں۔(1)

امام جو یبر رحمہ اللہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے، وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ لوگوں نے کہا اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کوئی چیز آپ کے دین میں داخل ہونے سے نہیں روک سکتی مگر یہ خوف کہ لوگ ہمیں اچک لیں گے کیونکہ ہماری تعداد تھوڑی ہے اور عربوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ جب انہیں یہ پتہ چلے گا کہ ہم آپ کے دین میں داخل ہوئے ہیں تو وہ ہمیں اچک لیں گے اور ہم ہر سروالے کا لقمہ ہو جائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا نازل فرمائی۔

تمت بالخیر

بدھ مورخہ 2 جولائی 2003

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 21، صفحہ 19، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com